محمد رمضان یوسف سلفی
ایڈیٹر ''صدائے ہوش'' لاہور

فیصل آباد میں پہلی اہل حدیث مسجد

مساجد، عالم دنیا میں زمین کا سب سے پاکیزہ، متبرک اور مقدس حصہ ہیں۔ احتراماً لوگ مسجد کو ''اللہ کا گھر'' اور ''کعبہ کی بیٹیاں'' بھی کہتے ہیں۔ مساجد روز اول سے انسانی رشد و ہدایت اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ ملی و قومی جدوجہد کا مرکز رہی ہیں۔ مسجد مسلمانوں کے سیاسی، معاشرتی اور سماجی مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسا اُس وقت سے ہے جب پہلی مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ وہ اس وقت کی اسلامی حکومت کے سربراہ کا ایوان صدر تھی، جہاں اس نئی ریاست کے تمام امور طے پاتے تھے۔ یہیں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوتا تھا، یہیں عدالتی فیصلے ہوتے تھے، یہیں بیرونی وفود سے ملاقاتیں ہوتی تھیں، یہیں نکاح بھی ہوتے تھے اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ نبی علیہ السلام مسجد میں نماز کی امامت بھی کراتے تھے۔ گویا مسجد ایوانِ صدر کا درجہ رکھتی تھی۔ مسجد سے ہی ساری دنیا میں اسلام کا پیغام نشر ہوتا تھا۔ ملت اسلامیہ کی علمی، قومی اور روحانی قوتوں کا سرچشمہ مسجد ہی رہی ہے اور آئندہ بھی مسلمانوں کا سب سے بڑا علمی و روحانی مرکز مسجدیں ہی رہیں گی۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مساجد سے قلبی تعلق اور وابستگی رکھتے ہیں اور جنت کے ان باغوں کی حفاظت اور تعمیر و ترقی میں دل و جان سے کوشاں رہتے ہیں۔ ہمارے شہر فیصل آباد کے دو خوش نصیب انسان حکیم میر نور الدین (وفات ۱۹۶۰ء) اور مولانا عبدالواحد لائل پور (وفات جون ۱۹۹۷ء) ایسے ہی نیک بخت انسان تھے کہ جنھوں نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ (وفات مارچ ۱۹۴۸ء) کی

تحریک پر فیصل آباد میں پہلی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث تعمیر کی اور نیک نام ہوئے۔ ان کی طرف سے یہ صدقہ جاریہ ہے۔ اس کا اجران بزرگوں کو رب تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ملتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

ان ابتدائی تمہیدی کلمات کے بعد اب آیئے اس مسجد کی تاریخ کی طرف۔ لیکن اس سے پہلے چند تاریخی حقائق کی وضاحت ضروری ہے۔ ذہبئ دوراں عظیم مورخ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے لکھا ہے کہ لائل پور کی بنیاد اسی زمانے (یعنی ۱۸۹۲ء) میں پنجاب کے لیفٹینیٹ گورنر لارڈ لائل نے رکھی تھی۔ اس کا گھنٹہ گھر دو سال میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کی تعمیر کا آغاز نومبر ۱۹۰۳ء میں ہوا اور دسمبر ۱۹۰۵ء کو اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس شہر کی بنیاد پڑتے ہی ۱۸۹۲ء میں حکیم نورالدین یہاں آ گئے تھے۔ وہ دراصل پنجاب کے ضلع گجرات کے ایک مقام ''جلال پور جٹاں'' کے رہنے والے تھے اور وہیں سے سرکاری طبیب کی حیثیت سے لائل پور آئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر چونتیس، پینتیس برس کے لگ بھگ تھی۔ حکیم صاحب اولین اہل حدیث تھے جو لائل پور شہر میں آباد ہوئے۔

اس وقت اس مختصر ماحول اور محدود آبادی میں وہ تنہا مسلک حق کے حامل تھے۔ آہستہ آہستہ کچھ اور لوگوں کا سراغ ملا تو ایک چھوٹی سی انجمن بنائی۔ سب سے پہلے امین پور بازار سے ملحق ''منشی محلّہ'' میں ۱۸۹۸ء میں کچی اینٹوں کی ایک مسجد تعمیر کی گئی جو اس شہر کی پہلی مسجد تھی۔ حکیم صاحب نے اس مسجد میں قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا۔ ۱۹۲۴ء میں اس مسجد کو گرا کر اسے نئی شکل میں ڈھالا گیا اور کچھ عرصہ پہلے اسے پھر بہ طرزِ جدید بنایا گیا۔

حکیم صاحب کم وبیش پچاس برس اس مسجد میں روزانہ قرآن مجید کا درس دیتے رہے اور ان کا یہ بہت بڑا کارنامہ تھا۔ ان کے درس قرآن میں بہت سے لوگ باقاعدہ حاضری دیتے اور دلچسپی سے ان کی تقریر سنتے تھے۔ یہ ان کی قرآن سے محبت اور اس سے قلبی تعلق کی بہت بڑی دلیل ہے۔ (کاروانِ سلف ص: ۱۳۷، ۱۴۱، ۱۴۲)

حکیم نورالدین کی زندگی حرکت وعمل کا حسین مجموعہ تھی۔ وہ بیک وقت کئی محاذوں پر دادِ شجاعت دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ لائل پور کی کانگرس کے وہ لیڈر تھے۔ انجمن اہل حدیث لائل پور کے ناظم اور انجمن

اسلامیہ کے سرپرست تھے۔ وہ صلح کل اور نیک انسان تھے۔ ہمہ وقت اسلام اور مسلک اہل حدیث کی ترویج واشاعت میں مصروف رہتے۔ ان کی کوششوں سے منشی محلہ میں کچی اینٹوں سے جو مسجد تعمیر ہوئی تھی اس میں اہل حدیث اور حنفی دونوں گروہ اکٹھے ہی نماز پڑھتے تھے۔ کسی زمانے میں اس مسجد میں مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف مرحوم بھی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ اب اس مسجد کا انتظام وانصرام احناف کے دیوبندی حضرات کے ہاتھ میں ہے۔

اب آگے سنیے! بابائے تبلیغ مولانا عبداللہ گورداسپوری راوی ہیں کہ ۱۹۳۶ء کے لگ بھگ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ لائل پور تشریف لائے۔ ان کی آمد کو موقع غنیمت جانتے ہوئے لائل پور کی انجمن اہل حدیث کے ارکان نے ان کے خطبہ جمعہ کا پروگرام ترتیب دیا۔ اس سلسلے میں اراکین انجمن نے مرکزی جامع مسجد کچہری بازار کی انتظامیہ سے بات کی۔ پہلے تو وہ مان گئے کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب جامع مسجد کچہری بازار میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمالیں۔ لیکن پھر وہ اپنی بات سے منحرف ہو گئے اور انہوں نے حضرت امرتسری کا جمعہ مرکزی مسجد میں کروانے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اس وقت جامع مسجد کے خطیب مولوی یونس دارالعلوم دیوبند میں حضرت امرتسری کے کلاس فیلو رہے تھے وہ بھی نہ مانے۔ ان حالات میں انجمن اہل حدیث لائل پور نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے خطبہ جمعہ کا پروگرام دھوبی گھاٹ کے تاریخی میدان میں رکھا۔ مولانا عبداللہ گورداسپوری بیان کرتے ہیں کہ خطبہ جمعہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اہل حدیث احباب کو مسجد اہل حدیث بنانے کی ترغیب دی اور کہا کہ اہل حدیثو! اب میں لائل پور میں اس وقت آؤں گا جب تمہاری اپنی الگ اہل حدیث مسجد تعمیر ہوگی۔

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات انجمن اہل حدیث لائل پور کے اراکین اور احباب اہل حدیث کے دل میں گھر کر گئی اور اسی وقت مسجد اہل حدیث کے لیے تحریک شروع ہوگئی۔ مولانا گورداسپوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''لائل پور میں جامع مسجد کے لیے فنڈز کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہوا تو واربرٹن (ضلع شیخوپورہ) کے نواحی گاؤں ''ماموں والی'' کے چودھری محمد عمر نے مسجد کی جگہ کے لیے خطیر رقم پیش کی اور جب مسجد کی توسیع کی گئی تو میاں فضل حق مرحوم نے مسجد سے ملحقہ جگہ خرید کر مسجد میں شامل کر دیا۔''

اب ہم کچھ باتیں اپنے عزیز دوست چودھری علی ارشد صاحب سے مستعار لیتے ہیں۔ انہوں نے یہ معلومات مولانا عبدالواحد مرحوم سے حاصل کی تھی اور تاریخی عبارات مولانا عبدالواحد مرحوم کے پاس موجود انجمن اہل حدیث لائل پور کے کارروائی رجسٹر سے نقل کی تھیں۔ مولانا عبدالواحد مرحوم کے حالات و واقعات پر دلچسپ اور پراز معلومات، علی ارشد صاحب کا مضمون، مورخ اہل حدیث مولانا قاضی محمد اسلم سیف صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہونے والے رسالے ''مجلّہ تعلیم الاسلام'' ماموں کانجن میں جنوری ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا تھا۔ محترم علی ارشد چودھری لکھتے ہیں:

''انجمن اہل حدیث لائل پور کے اجلاس منعقدہ ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی چونکہ لائل پور شہر آباد ہونے کے علاوہ علاقہ بار کا مرکز بھی ہے، جہاں ہر مذہب و ملت کے عبادت خانے موجود ہیں، اس طویل و عریض شہر میں جماعت اہل حدیث کی مسجد کی تعمیر ضروری ہے، جس میں سلفی عقیدے کے لوگ اجتماعی طور پر صلوٰۃ پنجگانہ اور صلوٰۃ جمعہ کا اہتمام کر سکیں۔ علاوہ ازیں درسِ قرآن مجید اور درسِ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفید ہو سکیں۔ حکیم نورالدین سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ سیاسیات ملکی سے الگ ہو کر اس اہم مذہبی فریضے کی جانب توجہ دیں۔ نیز مولوی عبدالواحد کو پروپیگنڈا سیکرٹری نامزد کیا جاتا ہے۔'' (انجمن اہل حدیث لائل پور کا کارروائی رجسٹر ص:۱)

اس تجویز کے پاس ہونے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ پنجاب کے نمائندہ اہل حدیث کا جو اجتماع ''۱۱'' اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مسجد مبارک لاہور میں ہو رہا ہے، وہاں لائل پور سے مولوی عبدالواحد کو نمائندہ مقرر کر کے بھیجا جائے، تاکہ وہاں چندہ برائے مسجد کی تحریک پیش کی جائے۔ مولوی صاحب نے اس مشن کو بڑی کامیابی سے مکمل کیا۔ مولوی صاحب موصوف کی دیانت، محنت، لگن، اہلیت اور مخلصانہ کارکردگی سے متاثر ہو کر انجمن اہل حدیث نے ان کو چندہ وصول کرنے کی ذمہ داری مستقل طور پر سونپ دی اور انہوں نے ''چندہ مہم'' بڑے بھرپور انداز میں شروع کی اور ملک کے طول و عرض میں جہاں جہاں مخیّر حضرات کا پتہ معلوم ہوا، انہیں خطوط لکھے، اس کے ساتھ ساتھ کلکتہ، بنارس، ممبئی، دہلی، پنجاب اور دکن کے شہروں تک سفیر کی حیثیت سے سفر کیا۔ خطوط کے حوصلہ افزا جوابات موصول ہوئے۔ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی مرحوم اے

جوابی کارڈ محررہ ۲۳ فروری ۱۹۴۳ء میں وضاحت فرماتے ہیں ''اہل حدیث کانفرنس کے جلسے پر تحریک چندہ محض کانفرنس کے لیے ہوسکتی ہے' کسی ادارے کے لیے نہیں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ کانفرنس کی تجویزوں میں ایک تجویز مسجد اہل حدیث لائل پور کی عمومی اعانت کے لیے پیش ہوکر پاس ہو جائے۔ اس چیز کے لیے کسی نمائندے کو روانہ فرمائیں تو مناسب ہوگا۔''

۱۹۴۲ء میں امین پور بازار کی جامع مسجد اہل حدیث کے لیے جگہ خریدی گئی۔ یہ احاطہ کسی سکھ کا تھا۔ اس سے چنیوٹ کے ایک شیخ نے خریدا۔ قیمت کے سلسلے میں ان کا جھگڑا چل رہا تھا۔ ۲۴ مرلے جگہ کی قیمت ۲۲ ہزار روپے ادا کی گئی۔ اخبار میں ''مشتری ہشیار باش'' کا اشتہار چھپوایا گیا۔ چمڑہ منڈی کے ایک چودھری سے بھی مکان حاصل کیا گیا۔ جہاں مسجد کی تعمیر ہونی تھی' وہاں ایک طرف گڈے (بیل گاڑی) کھڑے ہوتے تھے اور دوسری جانب شراب خانہ تھا۔ تعمیر کے لیے قرضہ ڈاکٹر غلام رسول چیمہ سے حاصل کیا گیا تھا۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ مسجد جلد از جلد مکمل کر لی جائے۔ وہ خود بھی اس سلسلے میں بڑے سرگرم تھے۔ دہلی کی مسجد کلاں میں انہوں نے چندے کی اپیل کی' دفتر اہل حدیث امرتسر سے لکھے گئے ایک کارڈ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

''محبی مولوی عبدالواحد صاحب السلام وعلیکم السلام!

آپ نے خط میں لکھا تھا کہ ہم زمین خریدنے کے لیے جا رہے ہیں۔ جلدی اطلاع دیں کہ اس ملاقات کا کیا فیصلہ ہوا ہے۔ بعض احباب نے کہا ہے کہ اگر زمین خرید لی جائے تو تعمیر میں مدد دیں گے۔ زمین جلدی خرید لیں۔ دہلی یا لاہور کی جامع مسجد کے برابر زمین ضروری نہیں ہے بلکہ حسب ضرورت کافی ہے۔ ہاں مسجد کے ساتھ کرایہ کی آمد کی صورت بھی ہو۔ زمین تھوڑی ہو تو مسجد چھت پر بن جائے اور نیچے کرایہ کے لیے دُکانیں ہوں۔ چنیوٹ سے جو رقم ملنے کا وعدہ تھا اس کا انجام کیا ہوا؟ پچاس روپے مسجد کے لیے یہاں اور آئے ہیں۔ دوسرے تیسرے روز مجھے اپنی کوشش کی اطلاع کر دیا کریں۔ فقط والسلام۔

نوٹ: اب غفلت کا موقع نہیں رہا ورنہ خدا کے ہاں سوال ہوگا۔'' (یہ کارڈ جنوری ۱۹۴۴ء کا لکھا ہوا ہے۔)

چودھری علی ارشد صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالواحد صاحب نے بتایا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری

رحمۃ اللہ علیہ کی شدید خواہش تھی کہ اسی جگہ مسجد اہل حدیث تعمیر کی جائے۔کوئی صاحب عبدالوہاب نامی دہلی میں بہت بڑا کاروبار کرتے تھے۔وہ قیامِ پاکستان کے بعد کراچی آ کر فوت ہوئے۔انہوں نے اس وقت مسجد کے لیے ڈھائی ہزار چندہ دیا اور چمڑہ منڈی لائل پور میں رہنے والے کرم الٰہی صاحب نے دو ہزار روپے مسجد کی تعمیر کے لیے دیئے تھے۔مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اخبار اہل حدیث نے مسجد اہل حدیث لائل پور کے لیے بہت تعاون فراہم کیا ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر میں گاہے گاہے اس مسجد سے متعلق اہم اعلان اور چندہ دینے والوں کے نام رقم اور رسید نمبر کی تفصیل شائع ہوتی رہتی تھی۔ایسا ہی ایک اعلان اہل حدیث امرتسر کی جلد نمبر ۴۱ شمارہ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء کے صفحہ نمبر ۹ پر ان الفاظ میں مرقوم ہے:

''حدیث شریف میں آیا ہے ((من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتا فی الجنہ)) یعنی جو کوئی اللہ کے لیے مسجد بنائے گا' اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

لائل پور میں جامع مسجد اہل حدیث کی بڑی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔حامیان توحید وسنت نے جو بہت تھوڑے ہیں' بیڑا اٹھایا کہ جس طرح بھی ہو سکے ایک مسجد بنائی جائے' تاکہ توحید وسنت کی اشاعت ہو۔اس کے لیے انہوں نے ہمدردانِ اسلام سے اعانت چاہی۔چنانچہ بہت سے ہمدردوں نے اُس کام میں مدد دی۔ان کی امدادی رقوم سے بائیس ہزار کی ایک بلڈنگ خریدی گئی جو ایسے اچھے موقع پر ہے کہ نیچے دُکانیں بن سکتی ہیں اور اوپر مسجد۔بلڈنگ کو مسجد بنانے کے لیے رقم کی ضرورت ہے۔خدا سے دعا ہے کہ اپنے مخلصین بندوں کے دل میں القاء کرے کہ وہ اس کام میں مدد دیں۔جزاہم اللہ خیرا۔(منجانب: حکیم نورالدین صدر انجمن اہل حدیث' احسان الحق ناظم انجمن' عبدالواحد محصل چندہ لائل پور)

مسجد کے لیے جگہ کی خریداری کے بعد اب تعمیر کا مسئلہ تھا۔اس کے لیے حکیم نورالدین اوران کے رفقاء بالخصوص مولانا عبدالواحد کا نام نمایاں دکھائی دیتا ہے۔اس مردِ حق آگاہ اور جماعت اہل حدیث کے مخلص فرد نے حالات ووسائل کی پرواہ کیے بغیر پوری ذمہ داری سے اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو نبھایا۔بلاشبہ مولوی عبدالواحد مرحوم کے پیشِ نگاہ صرف ایک ہی مقصد اور ایک ہی ٹارگٹ تھا مرکزی جامع مسجد اہل حدیث

لائل پور کی تعمیر و تکمیل۔ وہ صلہ وستائش کی آرزو کیے بغیر پوری دلجوئی سے مسجد کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی اور مسجد کے لیے فنڈز اکٹھا کرنے میں مصروف رہے۔ان کے اس ایثار کا اعتراف انجمن نے بھی کیا۔

فروری ۱۹۴۲ء میں انجمن اہل حدیث کا ایک اجلاس ہوا' اس میں قرارداد پاس ہوئی کہ سفیر انجمن (مولوی عبدالواحد) اس سے قبل جب کبھی کسی دور دراز مقام پر برائے وصولی چندہ و پروپیگنڈہ جاتے تھے تو ان کو سوائے کرایہ ریل اور خرچ خوراک کے کچھ نہ دیا جاتا تھا۔ اب یہ تجویز احسان الحق بہ تائید مولوی عبدالمجید صاحبان کے پاس ہوئی کہ جتنے روز عبدالواحد باہر رہیں' انہیں چار آنہ روزینہ دیا جائے۔ (کارروائی رجسٹر۔ص:۳۶)

ایک اور قرارداد ان الفاظ میں درج ہے کہ ۲۶ جون ۱۹۴۵ء کو پاس ہوا کہ جب سے مسجد کی عمارت کا کام شروع ہوا ہے مولوی عبدالواحد نے اپنا سارا وقت نگرانی پر صرف کیا ہوا ہے' اس لیے ان کو بصورت امداد بمطابق گرانی زمانہ مبلغ بیس روپے علاوہ مقرر شدہ رقم دیئے جائیں۔ (کارروائی رجسٹر۔ص:۵۲)

مسجد اہل حدیث امین پور بازار کی تعمیر کے دوران جب یہاں پنج وقتہ نماز کا اہتمام ہوا تو انجمن نے مولوی عبدالواحد مرحوم کو امام مقرر کیا۔ وہ تا زندگی اس منصب پر فائز رہے اور کبھی بھی اس سے علیحدگی اختیار نہ کی بلکہ کارروائی رجسٹر میں ان کی ایک تقریر ان الفاظ میں درج ہے۔ ''مولوی عبدالواحد نے اپنے خطاب میں جماعت کی تشکیل اور مسجد کی تعمیر کے متعلق ماضی کے واقعات دہراتے ہوئے فرمایا کہ میں جماعت کے فرائض اور تعاون کے متعلق گزارشات کرتا رہا' لیکن جس حد تک تعاون کی ضرورت تھی' جماعت نے تعاون نہیں کیا۔ میں مسلسل تعمیر کا کام کرتا رہا۔ اس سلسلے میں اختلاف بھی ہوئے' لیکن میں جماعت کا کام فی سبیل اللہ کرتا رہا۔ میری بڑی خواہش تھی کہ لائل پور میں جماعت کا مرکز قائم ہو' سوالحمدللہ یہ خواہش پوری ہوگئی۔ اب اگر جماعت کو میری ضرورت نہیں تو میں بخوشی علیحدہ ہونے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ امر یاد رہے کہ میں نے جس حد تک خدمت کی ہے' امامت سے کسی صورت بھی الگ ہونے کو تیار نہیں کیونکہ جماعت کرانے کا مجھے شوق ہے اور فی سبیل اللہ ہے۔'' (کارروائی رجسٹر ص:۴۵۔ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۹ء)

جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار کی تعمیر کے ساتھ ہی اس میں وسیع پیمانے پر دعوت و تبلیغ کا کام

شروع ہوا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کلیہ دارالقرآن والحدیث کا آغاز مولانا عبداللہ ویروولوی مرحوم نے اسی مسجد سے کیا۔ جامعہ سلفیہ کی ابتداء اسی مسجد سے ہوئی۔ اس مسجد کو یہ اعزاز بھی ہے کہ یہاں مولانا احمد دین گکھڑوی مرحوم خطیب رہے۔

مولانا محمد صدیق کرپالوی رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہل حدیث کے جید عالم دین تھے۔ شیعہ مسلک کے متعلق ان کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ وہ اپنے دور میں شیعہ کے خلاف بے مثال مناظر سمجھے جاتے تھے۔ شیعہ کتب کا اچھا خاصہ ذخیرہ بھی ان کے پاس موجود تھا۔ وہ بلند پایہ خطیب اور فصیح اللسان واعظ تھے۔ ۱۹۵۴۔۵۵ء کے لگ بھگ انہیں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار کا خطیب مقرر کیا گیا۔ وہ تیس سال سے زائد عرصہ اس مرکزی مسجد کے منبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنی خطابت سے توحید و سنت کا غلغلہ بلند کرتے رہے۔ راقم سے ایک ملاقات میں مجاہد ملت مولانا یوسف انور صاحب نے بتایا کہ ۱۹۵۰ء کے ابتدائی سالوں میں فیصل آباد میں روپڑی برادران کا بڑا زور اور شہرہ تھا۔ مولانا حافظ اسماعیل روپڑی اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی مرحوم جامع مسجد مبارک منٹگمری بازار میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور حافظ عبدالقادر تو نمازِ تراویح کی امامت بھی اسی مسجد میں کرتے تھے۔

ایسے میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے صدر مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش تھی کہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار کی رونق دوبالا ہو۔ چنانچہ مولانا غزنوی مرحوم نے مولانا صدیق کرپالوی مرحوم کو تاندلہ منڈی کی مسجد سے یہاں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں لے آئے۔ اس لحاظ سے مولانا صدیق مرحوم مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی دریافت تھے۔"

مولانا محمد صدیق مرحوم کے بعد مسجد کی انتظامیہ نے مولانا یوسف انور صاحب کو اس مرکزی مسجد کا خطیب مقرر کر دیا تھا اور آپ گزشتہ ۲۱ سال سے اس مسجد کے منبر پر اپنی دلپذیر خطابت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کی باقاعدہ انجمن ہے۔ اس کے صدر حاجی محمد بشیر صاحب کھنڈ والے' جنرل سیکرٹری حاجی محمد یوسف چغتائی اور ناظم محترم قاری محمد ایوب صاحب ہیں۔ جبکہ باقی اراکین کے نام مجھے معلوم نہیں ہو سکے۔

قاری محمد ایوب صاحب بڑے اچھے طریقہ سے اس مسجد کی نظامت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ بابا محمد اسماعیل مرحوم ۳۰ سال اس مسجد کے خادم اور مؤذن رہے اور انہوں نے بڑی خدمت کی۔ ۵ جنوری ۱۹۷۹ء سے قاری عارف صاحب بچوں کی تعلیم و تربیت اور ناظرہ قرآن پڑھانے پر مامور ہیں۔ ان کا بھی اس مسجد کی خدمت میں بڑا حصہ ہے۔ کئی سال پہلے محترم ڈاکٹر عبدالواحد مرحوم اور مولانا عبدالغفور نبیل مرحوم نے مسجد کی انجمن سے مل کر یہاں شعبہ حفظ و تجوید قائم کیا تھا اور اس سلسلے میں قاری محمد یوسف صاحب کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ بہت سے طلبہ نے ان سے فن قرات و تجوید کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ پہلے اس شعبہ کو بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ ہے اس مرکزی جامع مسجد اہل حدیث لائل پور کی تاریخ سے متعلق گزارشات۔ جماعت کے اکابر اور خدام کی دعاؤں اور کوششوں سے توحید و سنت کا یہ پودا اب ایک تناور درخت بن چکا ہے اور اس کی شاخیں پورے شہر میں پھیل چکی ہیں۔ اس وقت فیصل آباد میں اہل حدیث مساجد کی تعداد تین سو سے زیادہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس مرکز کو سدا آباد رکھے۔ آمین۔

بقیہ ترجمة الحدیث

ان کے لیے عوام الناس دعائیں کرتے ہیں اور وہ عوام کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔

اور دوسری قسم کے بدتر حکمران وہ ہیں جنہیں صرف اور صرف اپنے اقتدار اور مفادات سے غرض ہوتی ہے۔ عوام کو عدل و انصاف دینے اور ان کی مشکلات اور مسائل حل کرنے سے ان کی کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ایسے حکمران عوام سے نفرت کرتے ہیں اور عام لوگ بھی ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایک دوسرے پر لعنت بھی بھیجتے ہیں۔

آخری بات جو مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ظالم حکمران بھی جب تک کفر صریح کا ارتکاب نہ کریں اور شعائر اسلام بالخصوص نماز کی پابندی کریں تو ان کے خلاف خروج و بغاوت کی اجازت نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو بہترین اور صالح حکمران عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ النادی الاسلامی کے زیر اہتمام جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں

ہفتہ سیرت رسول ﷺ

12 اپریل 2008ء تا 19 اپریل 2008ء

خصوصی پروگرام ...... نمائش کتب سیرت۔ کوئز پروگرام۔ تقریری مقابلے۔ خطاطی۔ لیکچرز